مجلّہ ''افکار'' کے شخصیات نمبر

ڈاکٹر قاضی عبدالرحمٰن عابد*

محمد اشرف کمال**

Abstract:

It has been a long standing tradition that standard journals devote the whole issue to critically evaluate the literary contribution of a scholar. This tradition is quite strong in Urdu literary journals. Prestigious Urdu journals like Naqoosh, Nigar, Auraq and Saqi have contributed well to this tradition. This paper attempts to demonstrate that Afkar has contributed more than any other journal to this tradition. Twenty three of its issues have been devoted to famous literary figures like Iqbal, Faiz,Manto, Krishan Chandar and Ali Sardar Jaffary. The paper presents a critical appraisal of these issues.

ادبی رسائل کسی بھی زبان اوراس کے ادب کی ترویج وفروغ میں بنیادی حیثیت کے حامل ہوتے ہیں۔ یہ ادبی رسائل نہ صرف اس قوم کے ادب اور زبان کے ارتقا کی داستان رقم کرتے ہیں بلکہ یہ مختلف حوالوں سے اہم ادبی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی تحریکوں کے قیام اوران کی فعالیت کی تاریخ بھی بیان کرتے ہیں۔ یہ ادبی رسائل ادبی اور تاریخی اہمیت رکھتے ہیں اور قوم کے مزاج اور شعور کی اجتماعی نشو ونما میں اہم کردارادا کرتے ہوئے اہم مسائل کی شناخت اوران کے حل کا باعث ہوتے ہیں۔ان کی اہمیت سے انکار کسی بھی صورت نہیں کیا جاسکتا۔

یہ بات حقیقت پرمبنی ہے کہ اردوادب کے فروغ میں جہاں ادبی رسائل نے ایک اہم کردارادا کیا ہے وہاں ادبی رسائل کے خصوصی شمارے بھی اردو زبان وادب کی ترویج وفروغ میں اہمیت کے حامل ہیں۔خاص نمبر کسی مخصوص موقع، موضوع یا کسی مشہورومعروف اور ممتاز ادبی شخصیت یا کسی صنف ادب کا مبسوط مطالعہ پیش کرتے ہیں۔ اردو رسائل کے خصوصی نمبروں کے حوالے سے علی جواد زیدی لکھتے ہیں

''صہبا کا ایک اور کارنامہ ضخیم خصوصی شماروں کی اشاعت ہے۔اس اولیت کا سہرا نیاز کے نگار کے سر ہے۔ اور پاکستان میں بھی طفیل کے نقوش کا پلہ کافی بھاری ہے۔'' [۱]

اردو کے ادبی رسائل وجرائد نے اردو زبان وادب کے ارتقا، ترقی اوراس کے فروغ میں اہم کردارادا کیا

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اُردو، بہاءالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔

** استاد شعبۂ اُردو، گورنمنٹ کالج بھکر۔

ہے۔ یہ ادبی رسائل نہ صرف ہم عصری ادب کی ترجمانی کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں بلکہ ان کی مدد اور مطالعہ سے ہم ماضی کی ادبی روایتوں ،رویوں ،رجحانات اور میلانات سے بھی آگاہی حاصل کرتے ہیں۔ جہاں تک ان ادبی رسائل کی خاص اشاعتوں کا تعلق ہے تو یہ خاص شمارے زبان وادب کے کسی ایک رخ، پہلو یا ادبی شخصیت کے کارناموں اورفن کی وضاحت کرنے کا کام جامع انداز میں سرانجام دیتے ہیں۔

اردوادب کوادبی رسائل کے خاص نمبروں نے کئی زاویوں اور پہلوؤں سے فائدہ پہنچایا۔شخصیات نمبر کی وجہ سے اردوادب کی چیدہ چیدہ اور یگانہ روزگار ہستیوں کی شخصیت اورفکروفن کے کئی نمایاں اور چھپے ہوئے محاسن سامنے آئے جس سے اس دور کی ذہنی وادبی استعداداورفکری وفنی ترجیحات ورجحانات سے آگہی حاصل ہوئی۔ جوکہ عصری ادب اورآنے والے زمانوں کےادب کی رفتاراوراس کے معیارات کو پرکھنےاور مطلوبہ نتائج تک پہنچے میں ممد ثابت ہوسکتی ہے۔ دوسری طرف اصناب ادب سے متعلق خصوصی اشاعتوں نے نئے نئے مباحث اور جائزوں مطالعوں نے صحت مندفکری وادبی سوچ کوراہ دی۔

افکار نے اپنے آغاز سے صحافتی ادب میں صحت مندرجحانات اورنئی روایات کے قیام اورفروغ پرخصوصی توجہ دی ہے۔اس کے سالنامے،خصوصی اشاعتیں اورمختلف شخصیات اورموضوعات پراشاعتیں اس کی روشن مثال ہیں۔افکار کے کارناموں کے حوالے سے الطاف مشہدی لکھتے ہیں

''افکار نے جوکارنامے انجام دیے ہیں اور جونئی راہیں تراشی ہیں صحافتی دنیا کے دل میں ہمیشہ محفوظ رہیں گی۔ جوش،حفیظ اورفیض پرغیر فانی اشاعتیں اوراس قسم کے خاص نمبروں کا سلسلہ افکار کی روایت میں شامل ہوگیا ہے۔'' [۲]

افکار نے خصوصی شماروں کی اشاعت کے حوالے سے بھی جدت اور انفرادیت کا راستہ اپنایا ہے۔مردہ شخصیات کی بجائے زندہ شخصیات پرخصوصی اشاعتیں اورنمبر نکال کر اردوادب کے خزانے میں قابل قدر اضافہ کیا۔مختلف ادبی شخصیات کےفن اورزندگی سے متعلق افکار کےخصوصی شماروں کا ذکر کرتے ہوئے مشتاق احمد یوسفی لکھتے ہیں

''افکار نے یہ صحت مندروایت بھی قائم کی کہ زندہ ادب اورزندہ ادیبوں پرخاص ایڈیشن نکالے۔ان کے مرنے کا انتظارنہیں کیا اورایسے زمانے میں نکالے۔ جب مردوں کوزندہ کرنے کی وبا عام تھی۔ ہمارے ہاں شاعر مرجاتا ہے،مگر کلام باقی رہ جاتا ہے۔اردوکو یہی چیز لے ڈوبی ہے۔'' [۳]

افکار کی ترویج واشاعت کا مقصد تعمیری ادب کی تخلیق وفروغ تھا۔ اسی لیے افکار نے ایک ایسے ادب کو پیش کیا ہے جو اس ملک اور یہاں کے رہنے والے لوگوں کی امنگوں اور آرزوؤں کا ترجمان تھا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے افکار نے خاص طور پر جن ادباء وشعراء کے فن اور شخصیت کا احاطہ کرنے کے لیے منتخب کیا وہ لوگ یگانہ روزگار ہی نہ تھے بلکہ رجحان ساز بھی تھے۔ جگن ناتھ آزاد لکھتے ہیں

''ماہنامہ افکار ایک ماہنامہ ہی نہیں ہے ایک انسٹی ٹیوشن ہے۔ اس کے خاص نمبر دیکھئے جوش، حفیظ، فیض، ندیم اختر حسین رائے پوری، زوبی اور سردار جعفری پر اور دوسرے خاص نمبر، یہ طویل جادے ہیں جسے ہم جادۂ زبان وادب کہتے ہیں روشنی کے مینار ہیں جو اس جادے پر چلنے والوں کی ہمیشہ رہنمائی کرتے رہیں گے۔'' [۴]

فن وادب کے چمکتے تاروں کی تابانی کو شخصیات نمبر کی صورت میں محفوظ کرنے کی وجہ سے افکار ایک خاصے کی چیز بن گیا اور اس کی حیثیت ایک ادبی جریدے سے بڑھ کر ایک تاریخی وادبی دستاویز کی سی ہوگئی۔ مجلّہ ''افکار'' کراچی نے چوبیس شخصیات نمبر شائع کیے ہیں۔ جن میں غالب، اقبال، جوش اور فیض پر دو خصوصی اشاعتیں اور مصطفیٰ زیدی نمبر دوبار شائع کیا گیا ہے۔ ماہنامہ ''افکار'' کراچی نے شعروادب کے لیے اپنی زندگیاں وقف کردینے والے اہل جنوں کی تخلیقات کو امر کرنے اور ان کی خدمات کے اعتراف کے طور پر حوالے کے لیے مبسوط دستاویزات مرتب کر کے ارباب نقد ونظر کے لیے مزید کام کا موقع فراہم کیا ہے۔ ان شخصیات نمبر میں شخصیت اور فکر وفن کے حوالے سے مختلف تنقیدی وتحقیقی مضامین ومقالات، انتخاب کلام میں غزلیں، نظمیں، رباعیات، قطعات، گیت، افسانے، ناولٹ، ڈرامے، خاکے، فکاہیئے، تبصرے، تجزیے، نادر ونایاب تحریریں، خطوط، پیغامات، تاثرات، نذرانے، یادداشتیں، سوانح، خودنوشتیں اور سفرنامے وغیرہ پڑھنے کو ملتے ہیں۔ قیصر تمکین لکھتے ہیں

''وہی افکار کے خصوصی شمارے جنھوں نے اپنے ممدوحین کو زمانے، علاقے ومقام کے تعینات سے بے نیاز کردیا ہے۔ جس طرح غالب کو غالب دہلوی اور اقبال کو اقبال سیالکوٹی کہنا مضحکہ خیز ہے اسی طرح جوش کے ساتھ ملیح آبادی یا حفیظ کے ساتھ جالندھری کا لاحقہ قطعی غیر ضروری بن کر رہ جائے گا۔'' [۵]

افکار کے خصوصی شمارے اپنی نوعیت اور انفرادیت کی وجہ سے دوسرے ادبی رسائل وجرائد کے خصوصی نمبروں سے ایک امتیازی مقام رکھتے ہیں۔ اردو ادبی رسائل میں یہ امتیازی اور خصوصی مقام ان شماروں کی تاریخی، تحقیقی اور تنقیدی حیثیت کی وجہ سے ہے۔ بقول محمد خالد اختر

''ان خصوصی نمبروں کو ہمارے ادب میں تاریخی قیمت حاصل ہو چکی ہے اور جب کوئی مستقبل کا ادیب اس عہد

کی ادبی تاریخ مرتب کرنے بیٹھے گا اسے ان شماروں کو کھنگالنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہوگا''۔ [۶]

افکار کے ان شخصیات نمبر میں زیر بحث شاعر وادیب کی شخصیت، فکر، شاعری اور فن کے مختلف پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ مختلف عنوانات کے تحت ان کے افکار و خیالات کا احاطہ کیا گیا ہے اور ان کی شخصیت کا مطالعہ ان کے فن کے حوالے سے سامنے آتا ہے۔ ان خصوصی نمبروں میں جن لوگوں کی تحریریں شامل ہیں ان میں موجودہ دور کے بعض نامور اور مستند لکھنے والے شامل ہیں ان شخصیات نمبر میں ایک حصہ یادگار تصویروں پر مشتمل ہے ۔ان خاص اشاعتوں میں شاعری کا انتخاب بھی دیا گیا ہے۔ اجمالی طور پر یہ جان لیجئے کہ ان خصوصی نمبروں میں ادباء وشعراء کی شخصیت، افکار و خیالات اور فن کو بہتر انداز اور وسیع تناظر میں سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ڈاکٹر سلیم اختر لکھتے ہیں۔

''ہم قبر پرست لوگ زندگی بھر معاصرین اور محترمین کو سنگسار کر کے اپنا قد اونچا کرنے کی فکر میں رہتے ہیں حتیٰ کہ وہ بیچارے دلبرداشتہ اللہ کو پیارے ہوجاتے ہیں جب ہم انھیں اعزاز کے ساتھ دفنا کران کے مجاور بن بیٹھتے ہیں ۔ ہمارے ادبی معاشرے میں دو قماش کے لوگ بہت بُرا کردار ادا کرتے ہیں ایک مزارعے اور دوسرے مجاور! مزارعوں کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ مردے کو دفن نہیں ہونے دیتے جبکہ مجاور مردے کو مرنے نہیں دیتا مگر آپ نے الگ راہ نکالی ہے۔ کہ بہت محبت اور تحسین کی صورت ۔۔۔۔۔۔ میں زندہ شخصیت کو اس کا حق اس کی زندگی میں ہی ادا کر دیتے ہیں۔ اور وہ بھی اس اعتراف کے ساتھ ۔۔۔۔۔۔

؎ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا [۷]

افکار کے شخصیات نمبر کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ ان کی اشاعت کی ترتیب سے پیش کیا جا رہا ہے۔

منٹو نمبر   افکار کراچی، ۱۹۵۵ء، شمارہ ۴۴، ۴۵

مشہور ادیب اور افسانہ نگار سعادت حسن منٹو فن افسانہ نگاری میں بین الاقوامی شہرت کے حامل تھے کیونکہ ان کی شہرت اور مقبولیت محض اردو زبان تک محدود نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے افسانے انگریزی، جرمنی، فرانسیسی، پولش، زیک، بنگلہ اور گجراتی زبانوں کے قالب میں ڈھالے جا چکے ہیں۔

اس خاص نمبر میں منٹو کے فن اور شخصیت کے حوالے سے صہبا لکھنوی کا نڈر اور بے باک افسانہ نگار، سردار جعفری کا بدزبان، سید اکمل علیمی کا منٹو کے آخری ایام، سعادت حسن منٹو کا اپنے ہمزاد کی نظر میں، ضیاء الحسن موسوی کا بے غیرتی، ثریا قمر کا کچھ منٹو کے بارے میں، ممتاز شیریں کا منٹو ایک فنکار، وقار عظیم کا بدنام منٹو، کرشن چندر کا خالی

بوتل بھرا ہوا دل، قرۃ العین حیدر کا دیکھ کبیرا رویا، محمد علی صدیقی کا منٹو اور میں، ابراہیم جلیس کا اٹھاؤ بوتل اور چلو منٹو کے پاس، ظ انصاری کا سیاہ حاشیے اور شورش کاشمیری کا چند یادیں جیسے مضامین شامل ہیں۔ اس نمبر میں منٹو کے چار افسانے نیا قانون، ہتک، ممی اور پس منظر دیے گئے ہیں۔

افسانہ نگاری کے علاوہ منٹو بحیثیت صحافی و مدیر مختلف رسائل و جرائد سے بھی منسلک رہے۔ ادبی جرائد ''ہمایوں'' اور ''عالمگیر'' کے روسی اور فرانسیسی نمبر مرتب کیے جو بے حد مقبول ہوئے۔ بطور ڈرامانگار ریڈیو سے بھی ان کی وابستگی رہی جہاں ڈیڑھ سال کے عرصے میں انھوں نے سو سے زیادہ ریڈیائی ڈرامے لکھ کر شہرت حاصل کی۔ کہانی نویس، مکالمہ نگار اور منظر نویس کی حیثیت سے بھی منٹو نے فلمی دنیا میں تقریباً تیرہ کہانیاں لکھ کر پیسہ اور نام کمایا۔ (۲۶) منٹو کی تحریریں معاشرے کی ایسی سچی تصویریں ہیں جنھیں دکھا کر انھوں نے معاشرے کے سوئے ہوئے ضمیر پر نشتر زنی کی ہے۔

مجاز نمبر افکار کراچی، جون جولائی ۱۹۵۶ء، شمارہ ۵۸، ۵۹

اس شمارے میں سبط حسن کا مضمون مجاز ایک ناتمام غزل، قرۃ العین حیدر کا اندھیری رات کا مسافر، حمیدہ سالم کا جگن بھیا، جاں نثار اختر کا میرا دوست میرا مہمان، نصیر حیدر کا کہاں کہاں نہ ترے بے خبر پکار آئے، سعید اختر نعمانی کا چچا، شاعر ساتھی اور رند، عصمت چغتائی کا عشق مجازی، ڈاکٹر عبادت بریلوی کا مطرب بزم دلبراں، مصطفیٰ زیدی مجاز نور اشمیم امیر بھائی اور میں، اظہر پرویز کا سارا چمن اداس ہے، ابوالخیر کشفی کا اس کے جنوں کی داستاں، وجد چغتائی کا رندِ میخانہ کبھی آپ سے بیگانہ کبھی، فیض احمد فیض کا مطرب انقلاب، سجاد ظہیر کا آہنگ شب تاب، ڈاکٹر ملک راج آنند کا ایک شاعر ایک شہید، سید احتشام حسین کا فکر و فن کے چند پہلو، فراق گورکھپوری کا ایسے پیدا کہاں ہیں مست و خراب، ممتاز حسین کا حریف جبریل، پروفیسر حنیف فوق مجاز کی انقلابی رومانیت، ظ۔ انصاری کا مذاق طرب آگیں کا شکار، نریش کمار شاد کا مجاز کے چند لطیفے شامل ہیں۔ مجتبیٰ حسین نے مجاز کے کلام سے انتخاب بھی پیش کیا ہے۔

جوش نمبر افکار کراچی، اکتوبر نومبر ۱۹۶۱ء، شمارہ ۱۲۲، ۱۲۳

اس ایڈیشن میں جوش ملیح آبادی کا تازہ و غیر مطبوعہ کلام، ان کے مکتوبات، شعری تصانیف اور مضامین سے انتخاب کے علاوہ ان کی شخصیت اور فن پر مضامین شامل ہیں۔ ان کی شخصیت پر پروفیسر سید احتشام حسین، ڈاکٹر عبادت بریلوی، تمکین کاظمی، محمد حبیب اللہ رشدی، اعجاز الحق قدوسی، محمود علی خاں جامعی، شاہد احمد دہلوی، میاں محمد

صادق، ماہر القادری، پنڈت سوز ہوشیار پوری، خواجہ حمید الدین شاھد، مبین الحق، عبدالحلیم انصاری، سلام مچھلی شہری، جمیل جالبی اور نریش کمار شاد نے قلم اٹھایا ہے۔

جوش کے فکر وفن کے حوالے سے اہم مضامین میں مجتبیٰ حسین کا شاعر اعظم، ڈاکٹر محمد حسن کا جوش کی شاعری، پروفیسر انجم اعظمی کا نصف صدی اور جوش، ڈاکٹر حنیف فوق کا جوش کا آہنگ شاعری، مصطفیٰ زیدی کا شبیر حسن خان، فضیل جعفری کا جوش بحیثیت تخلیقی نثر نگار، نریش کمار شاد کا جوش صاحب کی اصلاحیں، اثر لکھنوی کا شاعر فطرت جوش، ل احمد اکبر آبادی کا سخنہائے گفتنی شامل ہیں اور جوش کے کلام سے انتخاب بھی۔ شعرا کا خراج، پیغامات، تاثرات اور نذرانے وعذرانے بھی شامل تصنیف ہیں۔ جوش نمبر کے اشاریہ میں صہبا لکھنوی لکھتے ہیں

''میرے سامنے نیرنگ خیال کا اقبال نمبر بھی تھا۔ ساقی کا عظیم بیگ چغتائی نمبر بھی اور بابائے اردو پر دو تین عبدالحق نمبر بھی۔ ان کے علاوہ بھی میں نے زندہ شخصیتوں پر شائع ہونے والے چند اور نمبروں کو بھی سامنے رکھا اور بالآخر جوش نمبر کو مکمل کر کے ہی دم لیا۔'' [۸]

حفیظ نمبر　　　　افکار کراچی، اگست ستمبر اکتوبر ۱۹۶۳ء، شمارہ ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶

افکار کا شمارہ حفیظ جالندھری نمبر ادبی، تحقیقی، تنقیدی اور تاریخی حوالے سے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اس شمارہ میں جہاں حفیظ جالندھری کے ادبی کارناموں کا احاطہ کیا گیا ہے وہاں حفیظ جالندھری کے فن اور شخصیت پر ملک کے نامور اہل قلم کی تخلیقات بھی شائع کی گئی ہیں۔ اس شمارے میں حفیظ جالندھری کے حوالے سے ڈاکٹر عندلیب شادانی، جمیل الدین عالی، عبدالرحمٰن چغتائی، پروفیسر محمد منور، میجر سید ضمیر جعفری، دوارکا داس شعلہ، شاہد احمد دھلوی، ظہیر الاسلام فاروقی، عزیز ملک، اے۔ ڈی اظہر، ایم اسلم، احسان دانش، بوبا کے مضامین شامل ہیں۔

اس شمارے میں حفیظ جالندھری کی تصویری جھلکیوں کے ساتھ ساتھ ان کے خیالات وافکار کا جامع انداز میں احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ادبی افادیت کے اعتبار سے یہ مجلّہ اردو ادب میں ایک اہم باب کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس شمارے میں حفیظ جالندھری کے گیت، نظمیں اور خطوط بھی دیے گئے ہیں۔

حفیظ جالندھری کے فکر وفن پر سید احمد شاہ بخاری پطرس، شیخ عبدالقادر، ڈاکٹر تاثیر، پنڈت ہری چند اختر، امتیاز علی تاج، ڈاکٹر سید عبداللہ، بریگیڈیر گلزار احمد، میجر سید ضمیر جعفری، پروفیسر حمید کوثر، فاروق علی خاں، فضیل جعفری، پروفیسر صدیق کلیم، منظر ایوبی، نصیر احمد زار، محمد خورشید عاصم، پرویز کاکوی، مودود احمد صابری کی تحریریں شامل ہیں۔ ان کے علاوہ مولانا عبدالماجد دریابادی، پروفیسر سید احتشام حسین، پروفیسر آل احمد سرور، شیخ عبدالقادر، مولانا

نیاز فتح پوری، جوش ملیح آبادی، تاجور نجیب آبادی، پروفیسر تلوک چند محروم، ڈاکٹر تاثیر، عبدالرحمٰن چغتائی، پروفیسر اللہ بخش، اثر لکھنوی، رشید احمد صدیقی، پروفیسر تاج محمد خیال، چراغ حسن حسرت، ممتاز حسن، شاد عارفی، پیر علی محمد راشدی، حمید نظامی، الحاج خواجہ ناظم الدین، سردار عبدالرب نشتر، نواب مشتاق احمد گورمانی، خواجہ شہاب الدین، میجر جنرل آغا محمد رضا، چودھری نذیر احمد، خان بہادر ایس ایم شریف، چودھری غلام عباس، خلیفہ شجاع الدین، ابن انشا کے نذرانے شامل ہیں۔

زندہ شخصیات پر قلم اٹھانا، ان کی شخصیت وفن کو ضابطہء تحریر میں لانا اور ان پر ضخیم نمبر نکالنا ایک کٹھن اور نازک کام ہے جس کو جتنا بھی سراہا جائے وہ کم ہے۔ جوش اور حفیظ جیسی شخصیات پر نمبر نکالنے کے حوالے سے مرزا ادیب رقمطراز ہیں

''افکار کے دو شخصی نمبر نکال کر آپ نے صدیوں کی ایک روایت کو عملاً غلط ثابت کر دیا ہے۔'' [۹]

فیض نمبر افکار کراچی، ۱۹۶۵ء، شمارہ ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶

اس نمبر میں فیض احمد فیض کی نادر و یادگار غیر مطبوعہ تحریر و تخلیقات کے علاوہ احباب کو لکھے گئے ۱۴ خطوط اور ایلس فیض کو لکھے گئے ۵ خطوط شامل ہیں۔ ۳۳ شعراء و ادبا کے پیغامات و تاثرات اور ۳۲ ہم عصر شعراء کے نذرانوں کے علاوہ ۱۶ مضامین فیض احمد فیض کی زندگی اور شخصیت پر اور ۲۹ مضامین و مقالات ان کے فکر و فن پر اور ۱۱ مضامین فیض احمد فیض کے اس ایڈیشن میں شامل ہیں۔ فیض کے حوالے سے ۱۳ تذکرے و تبصرے، فیض کی کتابوں سے انتخاب اور فیض کے حوالے سے دس افسانے و فکاہیے فیض نمبر کی زینت ہیں۔ اس نمبر کے حوالے سے شبنم رومانی لکھتے ہیں

''فیض نمبر صاحب موصوف کے شایان شان بھی ہے اور افکار کے لئے فخر کا سامان بھی۔ بعض اہل الرائے کا خیال ہے کہ یہ ضخیم نمبر محض ستائش پر مبنی ہے مگر مولانا ماہر القادری کا مضمون اس اعتراض کی تردید ہے۔ مولانا کا مضمون اگر شامل اشاعت نہ ہوتا تو غضب ہوتا۔'' [۱۰]

فیض احمد فیض پر خصوصی گوشہ فنون لاہور نے مئی جون ۱۹۸۵ء میں شائع کیا۔ [۱۱] جبکہ نومبر ۱۹۸۵ء میں افکار کراچی نے بیادِ فیض اور ماہ نو لاہور نے فروری ۲۰۰۲ء میں فیض نمبر شائع کیا۔ [۱۲] اس کے علاوہ متعدد دوسرے ادبی رسائل نے بھی فیض احمد فیض پر خصوصی اشاعتیں پیش کیں۔

غالب نمبر افکار کراچی، فروری مارچ ۱۹۶۶ء، شمارہ ۱۷۴، ۱۷۵

گوہرِ نایاب کے عنوان سے ۷ نادرو یادگار تخلیقات پیش کی گئی ہیں جن میں ڈاکٹر مولوی عبدالحق، مسلم ضیائی، غالب، عبادت بریلوی، تحسین سروری کی تخلیقات شامل ہیں۔ رعنائی خیال کے عنوان سے غالب پر ۱۱ نئے مضامین شامل کیے گئے ہیں مضمون نگاروں میں ڈاکٹر سید عبداللہ، فیض احمد فیض، پروفیسر احمد علی، ڈاکٹر وزیر آغا، انجم اعظمی، سحر انصاری، آغا افتخار حسین، نظیر صدیقی، لطیف اللہ، نریش کمار شاد اور عبدالحق افروز کے نام شامل ہیں۔ فارسی شاعری پر پروفیسر محمد اسلم قریشی اور مالک رام کے مضامین ہیں۔ مسلم ضیائی نے فارسی کلام سے اور صہبا لکھنوی نے اردو کلام سے انتخاب پیش کیا ہے۔ ۱۴ نئے مضامین بھی دیئے گئے ہیں ان میں اہم مضمون نگار پروفیسر آل احمد سرور، مجنوں گورکھپوری، ، عبادت بریلوی، مجتبیٰ حسین، رضیہ سجاد ظہیر وغیرہ شامل ہیں۔ ۳ مضامین طنز و مزاح پر مبنی ہیں۔ آخر میں عبدالرحمٰن چغتائی کا مضمون الہامی کتاب شامل ہے۔

مجاز نمبر، جوش نمبر، حفیظ نمبر اور فیض نمبر کے بعد غالب نمبر نکال کر ایک نئی روایت قائم کی ہے زندہ اور زندہ جاوید ہر دو قسم کی شخصیتیں فن کے اعتبار سے سراہے جانے کے لائق ہیں۔ یقیناً یہ ایک ایسی دستاویز ہے جسے غالب اور اس کے فن پر انسائیکلوپیڈیا قرار دیا جاسکتا ہے۔ خالد محمود لکھتے ہیں

''افکار کی یہ روش لائق تحسین ہے کہ وہ قدیم وجدید کو یکساں اہمیت دیتا ہے اگر ایک طرف اس نے مجاز، فیض، حفیظ، جوش اور منٹو پر نمبر نکالے ہیں تو دوسری طرف کلاسیکی شعراء کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ اس کی ایک زندہ مثال غالب نمبر ہے گویا

گنجینۂ معنی کا طلسم اس کو سمجھئے [۱۳]

غالب نمبر افکار کراچی، فروری مارچ ۱۹۶۹ء، شمارہ ۲۱۰، ۲۱۱

اس ایڈیشن میں رشید احمد صدیقی کا کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا، سحر انصاری کا غالب کے تین نقاد، سحر انصاری کا واقعات غالب، بیگم افضل کاظمی کا غالب شاعر بت شکن، بلقیس جہاں کا غالب. میری سوت، سید احمد علی کا مسائل اسلوب اور بیان غالب، افتخار احمد عدنی کا غالب اور آزادی، انعام الحق کوثر کا غالب وناطق، عبدالمنان غازی کا غالب کا ذہن، ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری کا محاسن کلام غالب، عرش ملسیانی کا غالب بحیثیت غزل گو، مالک رام کا ذکر غالب، مولانا غلام رسول مہر کا فکر غالب کی معجز نمائیاں، محمد یوسف کا دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں، مختار زمن کا مرزا غالب جو ہوتے اب تو کیا ہوتا، یاس یگانہ چنگیزی کا غالب شکن، مرتضیٰ حسین لکھنوی کا غالب کی ایک نئی تحریر جیسے مضامین شامل ہیں۔

اقبال نمبر　　　　　افکار کراچی، اپریل مئی ۱۹۶۹ء، شمارہ ۲۱۲، ۲۱۳

اس خاص نمبر میں علامہ اقبال کے حوالے سے ۶ نئے مضامین شامل کیے گئے ہیں۔ جن میں صہبا لکھنوی کا اقبال کا ایک غیر مطبوعہ خط، کامل القادری کا اقبال کی ایک نادر تحریر، پروفیسر ممتاز حسین کا اقبال ایک گفتگو، بیگم افضل کاظمی کا اقبال کا تصور وطنیت، ڈاکٹر حنیف فوق کا جہان تازہ، مختار زمن کا خودی عشق کلچر وغیرہ شامل ہیں۔ اقبال کے حوالے سے عزیز احمد لکھتے ہیں

''جس طرح پریم چند دو تمدنوں کو ایک پل کی طرح ملاتے ہیں اسی طرح اقبال کی شاعری دو تمدنوں کو نہیں ملاتی بلکہ دنیا کے ہر تمدن کا جوہر اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور اسی لیے بے زمان اور لازوال ہے۔ ترقی پسند شاعری کی سب سے بڑی محرک بنی۔'' [۱۴]

علامہ محمد اقبال کی وفات کے بعد شائع ہونے والے اقبال نمبروں میں درج ذیل رسائل اہمیت کے حامل ہیں۔ علی گڑھ میگزین، علی گڑھ (اپریل ۱۹۳۸ء)، جوہر دہلی (۱۹۳۸ء)، سب رس حیدر آباد دکن (جون ۱۹۳۸ء)، اردو دہلی (اکتوبر ۱۹۳۸ء، طبع جدید انجمن ترقی اردو کراچی ۱۹۷۷ء)

اس عرصے میں چھوٹے بڑے، بیسیوں بلکہ سینکڑوں اقبال نمبر منظر عام پر آئے۔

پیغام حق لاہور (۱۹۴۶ء)، نوید صبح سرگودھا (۱۹۵۲ء)، نگار پاکستان کراچی (۱۹۶۲ء)، خیابان پشاور (۱۹۶۲ء)، ادبی دنیا لاہور (۱۹۶۳ء)، سیارہ لاہور (۱۹۶۳ء)، ماہ نو لاہور (۱۹۷۰ء)، ضیاء بار سرگودھا (۱۹۷۳ء)، صحیفہ اول لاہور (۱۹۷۳ء)، صحیفہ دوم لاہور (۱۹۷۴ء)، اسلامی تعلیم لاہور (۱۹۷۴ء)، راوی لاہور (۱۹۷۴ء)، مہک گوجرانوالہ (۱۹۷۵ء)، نقوش لاہور (ستمبر ۱۹۷۷ء)، نقوش دوم لاہور دسمبر (۱۹۷۷ء) وہ خصوصی اشاعتیں ہیں جو علامہ محمد اقبال کے حوالے سے وقتاً فوقتاً منظر عام پر آئیں۔ [۱۵]

مصطفیٰ زیدی نمبر　　　　　افکار کراچی، نومبر ۱۹۷۰ء، شمارہ ۸، دسمبر ۱۹۷۰ء، شمارہ ۹

مصطفیٰ زیدی نمبر نومبر ۱۹۷۰ء میں شائع ہوا۔ یہ ہاتھوں ہاتھ لے لیا گیا اسی لیے اس کا دوسرا اضافہ شدہ ایڈیشن دسمبر ۱۹۷۰ء میں شائع کیا گیا۔ مصطفیٰ زیدی جوش اور مجاز سے بہت متاثر تھے۔ زیدی نے اردو شاعری کی مجرد ہیئت سے انحراف کر کے اسے اپنے فن سے نامیاتی ہیئتیں بخشی ہیں۔ اس کے فن کی معراج تاثر کی یکسانی ہے۔ [۱۶]

اس خاص نمبر میں مصطفیٰ زیدی کی غیر مطبوعہ و نادر تخلیقات میں دس نظمیں، دو غزلیں اور انتخاب غزلیات شامل ہیں۔ مضامین و مقالات میں سید رضا کاظمی کا مصطفیٰ کہ جو تھا، سبط حسن کا شاعر محفلِ وفا، سید احمد علی کا مصطفیٰ

زیدی کچھ یادیں کچھ باتیں،احمد ندیم قاسمی کا زیدی کا فن،سحر انصاری کا جو سنا افسانہ تھا،فراق گورکھپوری کا پیش لفظ (زنجیریں)،محمد علی صدیقی کا ایک زندہ شاعر،ابن انشا کا اس کے تین خط،محسن بھوپالی کا مصطفٰے زیدی کا چہلم،لطیف کاشمیری کا زیدی۔ایک کھلی کتاب،مسعود اشعر کا انبوہ کی تنہائی کا المیہ،نصیر ترابی کا ایک خط چار نظمیں،مصطفٰے زیدی کے اپنا دیوان بغل میں داب کے میر،مجاز،نورا،شمیم امیر بھائی اور میں،شامل ہیں۔رئیس امروہوی،قمر ہاشمی،شبنم رومانی،سحر انصاری اورحسن اکبر کمال کے حروف عقیدت،نیاز میر کا طنزیہ،مقصود الٰہی شیخ،آغا سہیل،اعتبار ساجد،علی حیدر ملک،مرغوب راحت اور مظہر الاسلام کے افسانے شامل ہیں۔مصطفٰے زیدی نمبر کے حوالے سے ستار طاہر لکھتے ہیں

''افکار نے شخصیات پر نمبر شائع کرنے کی ایک صحت مند روایت قائم کی ہے اور افکار کا یہ خاص نمبر بھی اسی صحت مند روایت کی ایک کڑی ہے اور اس کے مطالعے کے بعد مصطفٰے زیدی کی شخصیت اور فن نکھر کر سامنے آجاتے ہیں اور کہیں تشنگی محسوس نہیں ہوتی۔'' [۱۷]

مصطفٰے زیدی کے ذاتی خطوط اور غیر مطبوعہ نظموں نے اس کی قدر و قیمت بڑھادی ہے۔انتخاب کلام میں اس کی شاعری کے تمام نمایاں گوشے سامنے آجاتے ہیں۔اس نمبر میں شامل مضامین و مقالات اور مصطفٰے زیدی کی شاعری کے حوالے سے ممتاز شاعر محشر بدایونی لکھتے ہیں

''اس میں مصطفٰے زیدی کی شخصیت اور شاعری کے پہلوؤں کو جس صداقت اور صفائی سے اجاگر کیا گیا ہے وہ ہماری تاریخ ادب کے لئے ایک سرمائے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ان کے نام کے ساتھ افکار کا یہ نمبر بھی زندہ رہے گا۔ [۱۸]

حفیظ ہوشیار پوری ایڈیشن افکار کراچی،مارچ ۱۹۷۳ء،شمارہ ۳۶

حفیظ جالندھری ایک محقق،دانشور اور شاعر کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔اس ایڈیشن میں ان کی شخصیت و فن پر سات مقالات ہیں جن میں احمد ندیم قاسمی کا حفیظ کی پہلو دار شخصیت،پروفیسر مجتبٰی حسین کا حفیظ ہوشیار پوری مرحوم،محمد علی صدیقی کا حفیظ ہوشیار پوری۔سراغ رفتگاں،محشر بدایونی کا آہ حفیظ خوش بیاں،ضیاء جالندھری کا عہد وفا کا شاعر،جاذب قریشی کا حفیظ ہوشیار پوری کا ایک شعر،حنیف فوق کا ایک دبی دبی صدا شامل ہیں۔حفیظ کے چار خطوط بنام محشر بدایونی،ان کے کلام سے انتخاب،ان کا انٹرویو،اور آٹھ شعراء کا نذرانہ عقیدت،تعزیتی جلسے اور تاثرات بھی اس ایڈیشن کی زینت ہے۔

سجاد ظہیر ایڈیشن افکار کراچی دسمبر ۱۹۷۳ء شمارہ ۴۵

سجاد ظہیر ایک فعال ادبی شخصیت کے مالک تھے جنھوں نے ترقی پسند انجمن قائم کر کے برصغیر کے ادبی ماحول کو یک سر بدل دیا۔اس ایڈیشن میں سجاد ظہیر کے چار خطوط بنام سبط حسن، واجدہ تبسم اور سجاد ظہیر کے نام پریم چند کے چار خط دیے گئے ہیں، ان خطوط کے علاوہ صہبا لکھنوی نے اشاریہ میں سجاد ظہیر کا وہ خط بھی بجنسہ پیش کیا ہے جو سجاد ظہیر نے مچھ جیل سے رضیہ سجاد ظہیر کو بھیجا تھا اور اسے افکار کراچی نے شمارہ ۲۹، ۱۹۵۳ء میں شائع کیا تھا۔اس کے علاوہ سجاد ظہیر کی شخصیت اور فن پر تیرہ مضامین ومقالات کے ساتھ ساتھ ۶ شعراء کے نذرانے بھی شامل ہیں۔متاع لوح قلم کے عنوان سے سجاد ظہیر کے سات مضامین ایڈیشن کی زینت ہیں۔اس ایڈیشن کے حوالے سے مسعود اشعر لکھتے ہیں

''اس ایڈیشن میں صرف سجاد ظہیر کی شخصیت ہی پوری طرح سامنے نہیں آتی بلکہ ترقی پسند تحریک کی تاریخ بھی سامنے آجاتی ہے۔'' [۱۹]

مجلّہ ''افکار'' نے جہاں ادب سے تعلق رکھنے والی ممتاز شخصیات کو ان کی زندگی ہی میں خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے شخصیات نمبر شائع کیے وہاں اس نے دنیا سے رخصت ہوجانے والے شعراء و ادبا کو بھی فراموش نہیں کیا۔اور ان کی وفات کے فوری بعد ان شخصیات کے حوالے سے اچھا خاصا مواد فراہم کیا۔انور سدید لکھتے ہیں

''مصطفٰے زیدی اور حفیظ ہوشیار پوری کے بعد رفتگاں کو فوری طور پر خراج عقیدت پیش کرنے کی یہ بہت اچھی مثال ہے اور یہ میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ کسی ادبی پرچے کو تو اتنی توفیق بھی نہیں ہوتی کہ وہ مردے کی قبر پر مٹھی بھر لفظوں کی مٹی ہی ڈال دے۔'' [۲۰]

حمید احمد خان ایڈیشن افکار مئی ۱۹۷۴ء، شمارہ ۵۰

حمید احمد خان ایڈیشن میں غیر مطبوعہ خطوط کے ضمن میں ان کے خطوط بنام ان کے بیٹے سعید احمد خان، سید وقار عظیم، امجد علی خاں اور ہاجرہ مسرور، شان الحق حقی، محسن بھوپالی کے نام ہیں۔ان کی دو یادگاریں تحریریں رسالتمآب کے عہد میں حقوق انسانی اور اردو ادب (۴۵۔۱۹۷۰) کے ساتھ ڈاکٹر سید معین الرحمٰن کا مضمون بابائے اردو اور حمید احمد خان شامل ہیں۔شعراء کے نذرانے کے علاوہ تاثرات، تعزیتی خطوط، قراردادیں شامل ہیں۔ان کے فکر وفن پر ڈاکٹر سید عبداللہ کا مضمون حمید احمد خان ذوق وشوق کا پیکر، سید وقار عظیم کا ارمغان حالی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری کا پروفیسر حمید احمد خان اور مرزا غالب، محمد علی صدیقی کا اقدار کا سفیر جیسی تحریریں بھی موجود ہیں۔اس ایڈیشن

کے بارے میں انور سدید لکھتے ہیں

''حمید احمد خان ایڈیشن میں وہ تمام مواد موجود ہے جس سے مرحوم پر کام کرنے کی تحریک ہوسکتی ہے۔'' [۲۱]

احمد ندیم قاسمی نمبر افکار کراچی، جنوری فروری ۱۹۷۵ء، شمارہ ۵۸، ۵۹

اس خاص نمبر میں ۱۸ شعرا و ادباء کے پیغامات وتاثرات احمد ندیم قاسمی کی ۱۶ غیر مطبوعہ تخلیقات، قاسمی صاحب پر ۳۷ تنقیدی مضمون اور شخصیت کے حوالے سے ۲۴ مضامین اور ایک یادگار انٹرویو، احمد ندیم قاسمی کے ۹ منتخب افسانے، دھڑکنیں، رم جھم، جلال جمال، شعلۂ گل اور دشت وفا سے انتخاب کلام، ۳۸ شعرا کا منظوم نذرانہ، احمد ندیم قاسمی کی زمینوں میں ۳۱ شعراء کی غزلیں ۱۳ شعراء و ادباء کے نام احمد ندیم قاسمی کے غیر مطبوعہ خطوط اور آخر میں احمد ندیم قاسمی، پروفیسر ممتاز حسین، ہاجرہ مسرور، جمیل الدین عالی، سید انور اور محسن احسان کی تحریریں ہیں۔ احمد ندیم قاسمی نمبر کے حوالے سے کوثر چاند پوری لکھتے ہیں

''ایک ہزار صفحات کا یہ نمبر یقیناً ایک شاہکار ہے۔ ندیم کی زندگی کے تمام گوشے بے نقاب ہوکر سامنے آگئے ہیں۔'' [۲۲]

احمد ندیم قاسمی نمبر میں شامل مضامین ومقالات میں ڈاکٹر سید عبداللہ کا وہ کہ شاعر بھی ہے انسان بھی ہے، سید وقار عظیم کا ندیم کے افسانے سناٹا کے بعد، اسلوب احمد انصاری کا احمد ندیم قاسمی اور اردو افسانہ، ڈاکٹر حنیف فوق کا ندیم کی شخصیت فن اور رابطہ عصر، ڈاکٹر وزیر آغا کا احمد ندیم قاسمی کا فن، پروفیسر غلام رسول تنویر کا اکیلا کولمبس، ڈاکٹر فرمان فتح پوری کا ندیم اور علامتی افسانہ، ڈاکٹر قمر رئیس کا افسانہ نگار ندیم، پروفیسر شریف کنجاہی کا ندیم کے ترقی پسندانہ افکار، جمیل ملک کا شہر و دیہات کا سنگم، سحر انصاری کا دشتِ وفا کا سفر، فتح محمد ملک کا احمد ندیم قاسمی کا آدم نو، لالۂ صحرا کا کلام ندیم کے جلال میں جمال کے پہلو، محمد علی صدیقی کا قاسمی کی شاعری کا فکری پس منظر، جابر علی سید کا ندیم کی ایک تمثیلی نظم، نصر اللہ خان کا قاسمی بحیثیت کالم نگار، حسن عابدی کا ندیم بحیثیت صحافی، شہزاد منظر کا ندیم اور ترقی پسند تحریک، سلیم اختر کا کپاس کا پھول، امجد اسلام امجد کا احمد ندیم قاسمی کی نظمیں، آصف ثاقب کا ندیم کا دبستانِ شاعری، مبارک اکمل گیلانی کا غم کی تیسری جہت، خالد عرفان کا احمد ندیم قاسمی ایک تاثر، غلام محمد قاصر کا چوتھا عنصر، غلام قادر آزاد کا ندیم۔ ایک آفاقی شاعر علی حیدر ملک کا احمد ندیم قاسمی اور آبلے، عذرا اصغر کا ندیم صاحب بعد شامل ہیں۔ تاریخ ادب کے اس شاہکار کے بارے میں ابوسلمان شاہجہان پوری لکھتے ہیں

''ندیم نمبر نظر سے گزرا۔۔۔ احمد ندیم قاسمی ہی کی طرح وقیع وشاندار ضخامت معیار اور جامعیت ہر لحاظ سے

بلند وعظیم ایک دور کی ادبی تاریخ اور افکار ورجحانات کا آئینہ ------تاریخ ادب میں ہمیشہ زندہ رہنے والا کارنامہ ایک ایسا درخت جس کی جڑیں زمین میں مضبوط جمی اور شاخیں فضا میں پھیلی ہوئی ہوں اور پھلوں سے لدا ہوا ہو۔'' [۲۳]

احمد ندیم قاسمی اپنی تخلیقات شاعری، افسانہ نگاری اور کالم نگاری کی وجہ سے اردو ادب اور برصغیر کے شعراء وادبا میں ایک ممتاز مقام اور رتبہ کے حامل ہیں۔ان کے اعتراف فن کے طور پر مجلّہ ''افکار'' نے ان کے شایان شان یہ ضخیم، جامع اور ہمہ گیر خصوصیات کا حامل نمبر شائع کیا ہے۔رام لعل لکھتے ہیں

''قاسمی صاحب ہر لحاظ سے اس بات کے مستحق ہیں کہ ان پر نہ صرف اس طرح شاندار نمبر شائع کیے جائیں بلکہ کتابیں بھی لکھی جائیں جو آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ کا کام دیں گی ---ان کا رتبہ ہمارے عہد کے شعراء فراق فیض اور سردار جعفری کے ساتھ اور افسانہ نگاروں میں کرشن چندر، منٹو اور بیدی کے ساتھ ہی متعین ہو چکا ہے۔''

[۲۴]

امیر خسرو ایڈیشن افکار کراچی، نومبر دسمبر ۱۹۷۵ء، شمارہ ۶۸، ۶۹

اس نمبر میں ضمیر نیازی کا امیر خسرو کی زندگی۔شخصیت وفن کا مستند جائزہ، ریاض صدیقی کا مضمون خسرو کی خود نوشت، ضمیر نیازی کا امیر خسرو تذکروں میں، خلیق احمد نظامی کا امیر خسرو مؤرخ کی حیثیت سے، نثار احمد فاروقی کا امیر خسرو کی دو تصانیف کا جائزہ، امیر حسن عابدی کا امیر خسرو کی نادر تصانیف ترکی میں، معین الدین عقیل کا قران السعدین کی تاریخی حیثیت، ڈاکٹر فرمان فتح پوری کا خسرو کی اردو شاعری اور اس کا پس منظر، احمد رئیس کا امیر خسرو اور سلسلہ چشتیہ، ڈاکٹر صدیقہ ارمان کا خسرو اردو کا پہلا شاعر، ادیب سہیل کا حضرت امیر خسرو اور موسیقی، حسن منظر کا نمی دانم، حنیف فوق کا ترکیہ میں آثار خسرو، ظ انصاری کا امیر خسرو کے غیر ملکی قدردان، ڈاکٹر ظہیر فتح پوری کا ہندی میں خسرو کا شعری رویہ، عبدالمنان غازی کا حضرت امیر خسرو، عمیق حنفی کا امیر خسرو اور عصر جدید، محمد علی صدیقی کا امیر خسرو سیاسی اور سماجی پس منظر، سید فیضی کا امیر خسرو اور سماع، اس نمبر میں شامل اہم مضامین ہیں۔اطہر نادر لکھتے ہیں

''میرا خیال ہے پچھلی سات صدیوں میں امیر خسرو پر ایسی کوئی ادبی دستاویز اب تک شائع نہیں ہوئی۔''

[۲۵]

امیر خسرو ایڈیشن کے لئے علی عباس حسینی کی تمثیل امیر کا انعام، راہ کا رومان اور امیر نے آب نیساں برسایا بطور خاص شائع کی گئی ہیں۔آخر میں سحر انصاری نے انتخاب غزلیات خسرو امیر خسرو کے درج ذیل دو دواوین سے

پیش کیا ہے۔

۱۔ دیوان کامل امیر خسرو دہلوی مرتبہ سعید نفیسی مطبوعہ تہران

۲۔ دیوان امیر خسرو دہلوی مرتبہ ڈاکٹر انوار الحسن مطبوعہ نول کشور اکیڈمی لکھنؤ مملوکہ ضمیر نیازی

امیر خسرو کے حوالے سے مجلّہ ''افکار'' کا یہ نمبر مقالوں، مضامین اور خسرو کے متعلق معلومات کا محض ایک مجموعہ نہیں ہے بلکہ مندرجات کو جس توازن کے ساتھ مختلف ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے وہ ادارتی صلاحیتوں کا غماز ہے۔ افکار کا خسرو نمبر ایک بھر پور نمبر ہے اب تک ہندوستان میں کسی رسالے نے ایسا نمبر شائع نہیں کیا ہے۔ یہ نمبر نہ صرف خسرویات کے باب میں ممتاز ترین حیثیت اور خصوصیت کا حامل ہے بلکہ بین الاقوامی ادبی فورم پر اہل پاکستان اور پاکستان کی جانب سے خسرو کے سات سو سالہ جشن کی سب سے اہم یادگار ہے۔[۲۶]

خسرو تقریبات اور امیر خسرو پر خصوصی اشاعتوں کے حوالے سے ڈاکٹر محمد علی صدیقی لکھتے ہیں

''خسرو تقریبات کے سلسلے میں بہت کچھ ہوا۔ اخبارات کے خصوصی ضمیمے ریڈیو اور ٹی وی سے خصوصی پروگرام اور بین الاقوامی سیمینار۔ لیکن افکار ہی کو یہ فخر حاصل ہوا کہ اس کا خسرو ایڈیشن تمام رسالوں کے خصوصی نمبروں پر ہر لحاظ سے بھاری ہے۔'' [۲۷]

کرشن چندر ایڈیشن   افکار کراچی، مئی ۱۹۷۷ء، شمارہ ۸۶

اس ایڈیشن میں صہبا لکھنوی کے اشاریہ کے بعد کرشن چندر کی زندگی، شخصیت اور فن کے حوالے سے ڈاکٹر احمد حسن کا ساز حیات اور کرشن چندر کا آئینہ خانے میں اہم ہیں۔ فکر و فن کے بارے میں پروفیسر ممتاز حسین کا کرشن چندر کی یاد میں، محمد علی صدیقی کا کرشن چندر۔ ہمہ جہت فنکار، ضمیر نیازی کا کرشن چندر سچائی کا علمبردار، ریاض صدیقی کا کرشن چندر اور پورتاژ، ڈاکٹر احمد حسن کا کرشن چندر کا آرٹ اور تکنیک، کرشن چندر کی شخصیت کے حوالے سے قدوس صہبائی کا کرشن چندر چند یادیں، ڈاکٹر صابر آفاقی کا کرشن چندر اور پیر پنجال، میرزا ادیب کا گہرے پانیوں کے مسافر کو آخری سلام، احمد جمال پاشا کا ان کی یادوں کے چنار، اختر جمال کا میرے بھائی کرشن جی، سرور جمال کا کرشن چندر کچھ یادیں کچھ آہیں جیسے مضامین و مقالات شامل ہیں۔

کرشن چندر کی منتخب تخلیقات میں اردو کی ترقی پسند تحریک، کہانی کی کہانی، مہالکشمی کا پل، جنتا سے اجنتا تک اور لیڈر کی کرسی، چند غیر مطبوعہ خطوط رام لعل کے نام شائع کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ آٹھ شعراء کا نذرانہ اور سبط حسن، احمد ندیم قاسمی، ڈاکٹر جمیل جالبی، حمید اختر، ابن انشا اور انتظار حسین کے تعزیتی ریفرنس بھی شامل کیے گئے

ہیں۔آخر میں قدوس صہبائی کی خودنوشت کی دوسری قسط دی گئی ہے۔

نذرِ اقبال افکار کراچی، دسمبر ۱۹۷۷ء، شمارہ ۹۳

سال اقبال کی مناسبت سے شائع ہونے والے خصوصی شماروں میں افکار غالباً پہلا قابل توجہ شمارہ ہے۔افکار نے اکثر ایسے موضوعات کا سراغ لگایا ہے جو نادرونایاب بھی ہیں اور طالبان علم وادب کیلئے سرمایہء خاص بھی۔اقبال کے قطعات پر جواباً نظم کیے گئے شاد کے وہ قطعات جو کبھی خواجہ حسن نظامی نے پریم سنگم کے نام سے شائع کیے تھے شمارہ متذکرہ کی زینت بنے ہیں۔اقبال اور شیش محل کے عنوان پر ممنون حسن خاں اور ڈاکٹر اخلاق اثر کی تحریریں تحقیق کے سرمائے میں اہم اضافہ شمار ہوں گی۔پروفیسر ایم ایم شریف کا مضمون بھی بلاشبہ نئی تلاش ہے اقبال کی ایک تصویر جس پر ان کے دستخط ثبت ہیں اور گاندھی جی کا اردو خط جس میں اقبال کی نظم پر تبصرہ ہوا اور اقبال کے ماہانہ وظیفے کے احکام کی نقل بھی زیر نظر شمارے میں شامل ہے۔

اس ایڈیشن میں کارگہء فکر کے عنوان سے اقبال پر ۹ مقالات دیے گئے ہیں مقالہ نگاروں میں محمد علی صدیقی، ڈاکٹر یوسف حسین خان، پروفیسر مجتبیٰ حسین، انجم اعظمی، ریاض صدیقی وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔نصراللہ خان، مختار زمن اور صبیح محسن نے اقبال کے حوالے سے شوخ مضامین تحریر کیے ہیں۔فیضان نظر کے عنوان سے ۱۴ شعراء کا اقبال کو شعری خراج تحسین بھی اس نمبر میں شامل ہے۔

۱۹۷۷ء میں صدسالہ تقریبات اقبال کے موقع پر افکار کراچی، کتاب لاہور، قومی زبان کراچی، سہ ماہی اردو کراچی، فکرونظر اسلام آباد، نگار پاکستان، فنون لاہور، ماہ نو لاہور، صحیفہ لاہور، سب رس لاہور، العلم کراچی، غالب کراچی، بیاد اقبال لاہور، پیغام کراچی، صریر خامہ حیدرآباد سندھ، رگ سنگ لورالائی نے بھی اقبال نمبر شائع کیے۔

[۲۸]

رومی ایڈیشن افکار کراچی، اپریل ۱۹۷۸ء، شمارہ ۹۷

پشاور میں سات سو سالہ جشن رومی منایا گیا تو اس یادگار موقع پر یہ ایڈیشن شائع کیا گیا۔اشاریہ میں مہمان مدیر محمد علی صدیقی نے اس ایڈیشن اور سات سو سالہ جشن رومی پر روشنی ڈالی ہے۔فضل الٰہی چودھری کے افتتاحی خطبہ اور جسٹس عبدالحکیم خان اور پروفیسر اسمٰعیل سیٹھی کے خطبہ استقبالیہ کے علاوہ اس ایڈیشن میں رومی کے حوالے سے ڈاکٹر مظہر علیخاں، ڈاکٹر سید عبداللہ، امجد اسلام امجد، عطاء الحق قاسمی اور صہبا لکھنوی کے مضامین، ریاض صدیقی کا سال اقبال اور ادبی رسائل کے حوالے سے مختصر جائزہ شامل ہیں۔سات مختصر طویل نظمیں، ۹ غزلیں، سات افسانے

اور پروفیسر مجنوں گورکھپوری کی داستان حیات بھی شائع کی گئی ہے۔

بیادِ جوش　　　　افکار کراچی، جولائی ۱۹۸۲ء، شمارہ ۱۴۸

جوش ملیح آبادی کی یاد میں شائع ہونے والے اس ایڈیشن میں محمد علی صدیقی کا جوش اور عظمت انسان، مسعود احمد برکاتی کا جوش ایک ذاتی مطالعہ، قمر اجنالوی کا شاعر انقلاب، ڈاکٹر فرمان فتح پوری کا کراچی میں جوش صاحب کی پہلی آمد، تابش دہلوی کا جوش حیدرآباد دکن میں، جمیل جالبی کا جوش کے لطیفے، حنیف فوق کا جوش پاکستان اردو اور اسلام، خلیق ابراہیم خلیق کا جوش اور لکھنؤ، عبدالمنان غازی کا جوش حواس خمسہ کا شاعر، شمیم اکرام الحق کا جوش ملیح آبادی مذہب سے برگشتہ کیوں ہوئے، رشید نثار کا جوش شاعر انسانیت، ڈاکٹر سلیم اختر کا جوش کا نفسیاتی مطالعہ، نور الصباح بیگم کا یادوں کی برات اور بیگم جوش، نیاز فتح پوری کا جوش کی صحیح عظمت شاعرانہ، ممتاز حسین کا جوش فکر و فن کے آئینے میں، ہلال نقوی کا اردو مرثیہ اور جوش، شامل ہیں۔

مجلّہ ''افکار'' نے جوش ملیح آبادی کی ادبی خدمات کو سراہنے اور انھیں خراج تحسین پیش کرنے کے لیے پہلے جوش نمبر شائع کیا اور پھر ان کی وفات کے موقع پر شمارہ بیاد جوش شائع کیا۔ احمد رئیس لکھتے ہیں

''جوش نمبر سے تازہ جوش ایڈیشن تک افکار نے بلاشبہ جوش شناسی کی ایک مہتمم بالشان تاریخ مرتب کی ہے اور جوش صاحب کو اس سچائی، خلوص اور بے باکی سے پروجیکٹ کیا ہے کہ ایسی کوئی مثال نہیں ملتی۔'' [۲۹]

جوش ملیح آبادی کی شخصیت اور فن کے مکمل احاطہ کرنے کیلئے افکار کی جوش کے حوالے سے خصوصی اشاعتوں کو نہایت اہمیت حاصل ہے۔ الطاف احمد لکھتے ہیں

''بیادِ جوش ایک جامع اور مربوط ریکارڈ ہے۔'' [۳۰]

جوش میح آبادی کی نظمیں ہوں، رباعیات ہوں یا کوئی دوسری تخلیقات، اپنی جگہ سب اہم ہیں۔ ڈاکٹر سلیم اختر لکھتے ہیں

''جوش کے کلام کا انتخاب بھی خوب ہے اور بہت سی تاریخی اہمیت کی نظمیں آپ نے جمع کر لی ہیں جو شاعر سورۃ رحمٰن کا اتنا خوبصورت ترجمہ کر سکتا ہے وہ بھلا ملحد اور دہریہ کیسے ہو سکتا ہے۔'' [۳۱]

بیادِ فیض　　　　افکار کراچی، نومبر ۱۹۸۵ء، شمارہ ۱۸۸

یہ خصوصی شمارہ فیض احمد فیض کی پہلی برسی کے موقع کی مناسبت سے شائع کیا گیا ہے۔ مجلّہ افکار پہلے بھی فیض پر ایک ضخیم نمبر نکال چکا ہے۔ اس نمبر کا اشاریہ مہمان مدیر محمد علی صدیقی نے لکھا ہے۔ فیض کے مستند حالات زندگی صہبا

لکھنوی نے ترتیب دیے ہیں۔ ایلس فیض نے فیض کے اعزازات اوران پر ہونے والے تحقیقی کام پر روشنی ڈالی ہے۔

فیض نمبر کے حوالے سے صہبا کے نام فیض کا ایک خط اور فیض احمد فیض کے تین غیر مطبوعہ آٹو گراف بھی اس نمبر میں شامل کیے گئے ہیں۔ فیض احمد فیض کا صہبا کے نام بیروت سے آخری خط، حزیں لدھیانوی کے نام فیض کا آخری قلمی خط، فیض کی دو یادگار قلمی تحریریں فیض کی غیر مطبوعہ، نادر و نایاب تصاویر تین یادگار انٹرویوز فیض کی ۱۶ تخلیقات اس شمارے میں شامل کی گئی ہیں۔ نوامی لیزرڈ کا انگریزی میں اور شیلندر کمار سنگھ کا اردو میں فیض کو نذرانہ عقیدت کے علاوہ نوشعراء کا منظوم نذرانہ عقیدت بھی اس خصوصی نمبر کا حصہ ہے۔ فیضان عارف لکھتے ہیں

''یوں تو فیض پر تقریباً ہر اخبار اور جریدے نے خصوصی ایڈیشن چھاپے۔ لیکن یقیناً افکار کا فیض نمبر پتھروں میں ہیرے کی مثال ہے۔'' [۳۲]

فیض احمد فیض کی وفات پر شائع ہونے والا افکار کا بیاد فیض شمارہ فیض کی شخصیت اور فکر و فن پر روشنی ڈالتا ہے ۔اس شمارے کے بارے میں پروفیسر ظہور احمد اعوان لکھتے ہیں

''یہ شمارہ ایک دستاویز کا درجہ اختیار کرے گا۔ فیض کی اپنی تحریر کے نقوش، کیلنڈر، پوسٹر، غرض کیا نہیں ہے خوشبو کی طرح بولتا مہکتا اور فکر و خیال میں گندھا یہ نمبر یادگار رہے گا۔'' [۳۳]

نذرِ اختر حسین رائے پوری افکار کراچی، مئی ۱۹۸۶ء، شمارہ ۱۹۴

شخص و عکس کے عنوان کے تحت صہبا لکھنوی نے ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری کے مستند حالات زندگی رقم کیے ہیں اور ان کا تصویری البم بھی دیا ہے۔ سید سبط حسن، الطاف فاطمہ، سید نور، ڈاکٹر اسلم فرخی، ڈاکٹر کلیم سہسرامی، قمر ہاشمی اور محمد عصام عظیم آبادی نے اختر حسین رائے پوری کی شخصیت پر مضامین لکھے ہیں۔ ڈاکٹر اختر حسین جعفری کے فکر و فن کے حوالے سے ۱۵ مضامین مقالات شامل کیے گئے ہیں۔ جن میں احمد ندیم قاسمی، علی سردار جعفری، ڈاکٹر حنیف فوق، مظفر علی سید، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، سحر انصاری، مختار زمن وغیرہ کے مضامین شامل ہیں۔

ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری کی خودنوشت ''گرد راہ'' پر گیارہ ادیبوں کے تبصرے اور تذکرے اکٹھے کیے گئے ہیں اور اختر حسین رائے پوری کا مضمون کچھ اپنے اور سوانح نگاری کے بارے میں بھی اس ایڈیشن میں شامل ہے۔ ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری کے تین انٹرویو، چار مضامین ''ادب اور زندگی''، ''عصر حاضر میں ادب کا مقام''، ''محفل رقص کی تصویر''، ''مقدمہ'' اور چار افسانے ''باغی''، دل کا اندھیرا''، مجھے جانے دو''، اور'' کافرستان کی شہزادی'' شامل

ہیں۔

اختر حسین رائے پوری اردو ادب کی ایک ممتاز و مشہور شخصیت تھی سہ ماہی فنون لاہور نے بھی اختر حسین جعفری پر ایک خصوصی اشاعت مئی اگست ۱۹۹۲ء میں پیش کی۔[۳۴] کسی نثر نگار پر اس کی زندگی میں اتنا بھرپور جامع نمبر آج تک شائع نہیں ہوا۔مجلّہ ''افکار'' اس کتاب دشمنی اور دانش سوزی کے ماحول میں قابل مبارکباد ہے کہ اس نے ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری ایسی ہمہ جہت شخصیت پر اتنا معیاری اور دستاویزی نمبر شائع کیا۔[۳۵] اس اشاعت کے بارے میں رئیس امروہوی لکھتے ہیں

''اس یادگار اشاعت میں ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری کے پورے معنوی وجود کا احاطہ کرلیا گیا ہے۔''

[۳۶]

اختر حسین رائے پوری کے ادبی نظریہ کے بارے میں اے حمید لکھتے ہیں

''ادب کو وہ زندگی کا آئینہ تصور کرتے ہیں یہی نہیں بلکہ وہ ادب کو کاروان حیات کا رہبر تسلیم کرتے ہیں۔''

[۳۷]

نذرِ زوبی　　　　　　افکار کراچی، اگست ۱۹۸۹ء، شمارہ ۲۳۳

مجلّہ ''افکار'' نے برصغیر کے نامور مصور مجسمہ ساز اور خطاط آزر زوبی کی سالگرہ کے موقع پر ان کی خدمات کے اعتراف میں 'نذر زوبی نمبر' پیش کیا۔اس نمبر میں زوبی کو شان الحق حقی اور محشر بدایونی کا منظوم خراج تحسین، زوبی کا ایک انٹرویو، السنید وربوسانی کا مطالعاتی مضمون ''زوبی، روحانی نظریہ فن کا نقیب'' کے علاوہ ان کی شخصیت اور فن پر ۲۹ مضامین ومقالات شامل کیے گئے ہیں۔زوبی کی دو آئل پینٹنگ، دو وڈ ورک، چار پین ڈرائنگ، آٹھ مجسمے اور زوبی کی بنائی چھ رنگین ڈرائنگ تصاویر شامل ہیں۔اس نمبر کا اشاریہ مہمان مدیر محمد علی صدیقی نے تحریر کیا ہے۔زوبی نمبر کے حوالے سے پروفیسر ضیاء علیگ لکھتے ہیں

''مردہ پرستی اور روایت پسندی کے اس دور میں زوبی نمبر نکال کر ایک بار پھر تم نے نہ صرف زندہ دوستی کا ثبوت دیا ہے بلکہ آج کے انسان کی کج روی اور کم فہمی کے خلاف بغاوت بھی ہے۔۔۔۔ایک عظیم فنکار کے فن کی مختلف تہوں اور پرتوں کو سمجھنے کا موقع بھی اس کی زندگی میں افکار پڑھنے والوں کو مہیا کیا ہے۔''[۳۸]

آذر زوبی جنھوں نے کئی ممتاز اردو ادیبوں کو جیتے جاگتے پلاسٹک کے قالب میں ڈھالا اور اقبال کے شکوہ اور جواب شکوہ کی لکیر اور رنگ سے بے مثال عکاسی ہے فی الواقع اس کے مستحق تھے کہ ایک اردو کا ادبی پرچہ ان کے

فن اور شخصیت پر ایک خوبصورت نمبر انھیں پیش کرتا۔[۳۹] ڈاکٹر منیر الدین لکھتے ہیں

''ان کے مجسموں، تصویروں اور پنسل ورک کی طباعت دیر تک یاد کی جاتی رہے گی۔'' [۴۰]

آذر زوبی ایک ایسا تخلیق کار ہے جس نے اپنی تخلیقات کو کسی ایک فن تک محدود نہیں کیا بلکہ انھوں نے مصوری، خطاطی، مجسمہ سازی اور جدید ڈرائنگ اور ڈیزائننگ کے حوالے سے خدمات انجام دی ہیں اور اپنے کمالِ فن سے شاہکار تخلیق کیے ہیں۔ حنیف رامے لکھتے ہیں

''آذر زوبی کی ابتدائی تربیت لاہور کے میو اسکول آف آرٹس میں ہوئی۔قیام پاکستان کے کچھ ہی عرصہ بعد انھوں نے فیض ،منٹو، ممتاز مفتی اور اشفاق احمد جیسے ادیبوں اور شاعروں کے مجسمے بنائے، جن کے عکس ۱۹۵۲ء میں سعادت حسن منٹو اور محمد حسن عسکری کے زیرِ ادارت شائع ہونے والے جریدے ''اردو ادب'' میں چھپے تو ان کے فن کی دھاک بیٹھ گئی پھر وہ جلد ہی اٹلی کے شہر روم چلے گئے جہاں وہ جدید مغربی تحریکوں سے متاثر ہوئے۔ان کے کام میں مشرق ومغرب کا بہت خوبصورت امتزاج ملتا ہے۔آخری عمر میں انھوں نے انسانی محبت کے موضوع پر متعدد نفیس ترین ڈرائنگز بنائیں۔'' [۴۱]

سردار جعفری نمبر افکار کراچی، نومبر دسمبر ۱۹۹۱ء، شمارہ ۲۶۰، ۲۶۱

علی سردار جعفری صرف شاعر ہی نہیں بلکہ ایک انشا پرداز ،خطیب، صحافی، محقق اور دستاویزی فلموں کے کامیاب فلم ساز اور ہدایت کار بھی تھے' وہ اردو دنیا کے معدودے چند اہم اقبال شناسوں میں تھے ۔[۴۲] اس ایڈیشن میں سردار جعفری کی شاعری سے انتخاب ان کے سات انٹرویوز، اور پانچ منتخب تحریروں کے علاوہ ان کی شخصیت پر نو مضامین اور تنقیدی جائزوں پر مشتمل اکیس مضامین ومقالات شامل ہیں۔آخر میں اہل قلم حضرات کے پیغامات، تاثرات اور نذرانے دیے گئے ہیں۔

سردار جعفری ترقی پسند ادب میں ایک ایسا نام ہے جن کے ادبی نقطہ نظر سے اختلاف تو کیا جا سکتا ہے لیکن ان کی ادبی خدمات اور ادبی حیثیت سے انکار ممکن نہیں ہے وہ گزشتہ نصف صدی کے دوران تخلیق ہونے والے ادب میں اہم کردار ہیں۔ جدید عہد کی شاعری میں ان کا منفرد انداز فکر ان کی پہچان ہے اور ان کا لہجہ اپنے ہم عصروں سے بالکل الگ نظر آتا ہے۔

صہبا لکھنوی نمبر افکار کراچی، مارچ اپریل ۲۰۰۴ء، شمارہ ۱۰۸، ۱۰۹

یہ شمارہ صہبا لکھنوی کی یاد میں ان کے انتقال کے بعد شائع کیا گیا ہے۔اس شمارے کا اشاریہ ڈاکٹر حنیف

فوق نے لکھا ہے۔صہبا لکھنوی پر یادوں کے عنوان سے شوکت صدیقی، محمد احمد سبزواری، پروفیسر عبدالقوی ضیاء، مقصود الٰہی شیخ، رضیہ فصیح احمد، ڈاکٹر اسد اریب، صابر صدیقی، راشد نور، مقصودہ صہبا کی تحریریں اور ۳۷ شعراء کا صہبا لکھنوی کو منظوم خراج عقیدت شائع ہوا ہے۔صہبا کی شخصیت پر جمیل الدین عالی،، جوگندر پال، رفعت سروش، پروفیسر ریاض صدیقی، حسن عابدی، محمود رحیم، احسان الٰہی احسن، ڈاکٹر حنیف فوق کے مضامین شامل ہیں۔ادارت افکار کے عنوان سے ڈاکٹر قمر رئیس، ڈاکٹر آغا سہیل، ڈاکٹر شارب ردولوی، محسن احسان، اختر جمال، حسن منظر، انور سدید، ڈاکٹر محمود الرحمٰن، مسعود احمد برکاتی، افتخار امام صدیقی، سید ثروت ضحیٰ، احمد رئیس، ڈاکٹر رضیہ حامد، خالدہ شفیع، یحیٰی خلیل انصاری، مشتاق احمد، کلیم احسان، حیدر طباطبائی، پروفیسر مجیب انوار حمیدی کے مضامین دیے گئے ہیں۔افکار کے خاص شماروں کے علاوہ عام شماروں کا جائزہ بھی دیا گیا ہے۔یہ نمبر صہبا لکھنوی اور افکار پر ایک مستند اور تاریخی و ادبی حوالے کی حیثیت رکھتا ہے۔

افکار کے یہ شخصیات نمبر اردو ادب میں ایک قیمتی سرمائے کی حیثیت رکھتے ہیں جو نہ صرف ان خصوصی اشاعتوں میں زیر بحث لائی گئی شخصیات کے حالات زندگی اور فکر و فن کا احاطہ کرتی ہیں بلکہ یہ اشاعتیں اس دور کی ادبی تاریخ کی امین بھی ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ علی جواد زیدی، صہبا ادارہ ساز ادارہ مشمولہ صہبا لکھنوی شخصیت اور ادبی خدمات (مرتبہ نکہت بریلوی) ارتقا مطبوعات کراچی ۱۹۹۹ء، ص ۹۵

۲۔ الطاف مشہدی، جنوری ۱۹۶۶ء افکار کراچی، شمارہ ۱۷۱، ص ۹۴

۳۔ مشتاق احمد یوسفی، ذکر افکار اور صاحب افکار مشمولہ افکار کراچی، نومبر ۱۹۷۱ء، ص ۴۸

۴۔ جگن ناتھ آزاد، کثیر الجہت شخصیت مشمولہ صہبا لکھنوی شخصیت اور ادبی خدمات مرتبہ نکہت ص ۱۷۱

۵۔ قیصر تمکین، صہبا افکار اور خاص نمبر، افکار کراچی، صہبا لکھنوی نمبر، مارچ اپریل ۲۰۰۴ء، ص ۲۷۲

۶۔ محمد خالد اختر، یاران محفل، افکار کراچی، نومبر ۱۹۸۹ء ص ۷۸، ۷۹

۷۔ سلیم اختر، ڈاکٹر، افکار کراچی، جولائی ۱۹۸۶ء ص ۷۷

۸۔ صہبا لکھنوی، اشاریہ، افکار کراچی، جوش نمبر ص ۱۱

۹۔ مرزا ادیب، افکار کراچی، جنوری ۱۹۶۴ء ص ۹۷

۱۰۔ شبنم رومانی، افکار کراچی، جولائی ۱۹۶۵ء یاران محفل ص ۸۹

۱۱۔ فنون لاہور، فیض نمبر مئی جون ۱۹۸۵ء شمارہ ۲۲

۱۲۔ ماہنامہ ماہ نو لاہور، بیاد فیض، فروری ۲۰۰۲ء

۱۳۔ خالد محمود، افکار کراچی، مئی ۱۹۶۶ء شمارہ ۱۷۷، ص ۱۰۶

۱۴۔ عزیز احمد، ترقی پسند ادب، ص ۴۹، کاروان ادب ملتان، ۱۹۸۶ء

۱۵۔ رفیع الدین ہاشمی، محمد طفیل اور نقوش کے اقبال نمبر، مشمولہ نقوش لاہور محمد طفیل نمبر جولائی ۱۹۸۷ء جلد اول شمارہ ۱۳۵، ص ۵۰۹

۱۶۔ ظفر اللہ خان، مصطفیٰ زیدی شخصیت اور فن، ص ۱۰۵، مجلس فکر و ادب کراچی، ۱۹۸۴ء

۱۷۔ ستار طاہر، افکار کراچی، جنوری فروری ۱۹۷۱ء ص ۲۱۲، بحوالہ ماہنامہ کتاب لاہور

۱۸۔ محشر بدایونی، یاران محفل افکار کراچی، افسانہ ایڈیشن جنوری فروری ۱۹۷۱ء ص ۲۰۲

۱۹۔ مسعود اشعر، افکار کراچی، جنوری ۱۹۷۴ء ص ۸۱

۲۰۔ انور سدید، افکار کراچی، جنوری ۱۹۷۴ء ص ۸۱

۲۱۔ انور سدید، افکار کراچی، اگست ۱۹۷۴ء ص ۷۰

۲۲۔ کوثر چاند پوری، افکار کراچی، جون ۱۹۷۵ء ص ۶۷

۲۳۔ ابو سلمان شاہجہان پوری، افکار کراچی، مئی ۱۹۷۵ء ص ۸۲

۲۴۔ رام لعل، افکار کراچی، جون ۱۹۷۵ء ص ۶۶

۲۵۔ اطہر نادر، افکار کراچی، فروری ۱۹۷۶ء ص ۶۵

۲۶۔ محسن بھوپالی، افکار کراچی، فروری ۱۹۷۶ء ص ۶۹،

۲۷۔ محمد علی صدیقی، افکار کراچی، فروری ۱۹۷۶ء ص ۶۶

۲۸۔ ریاض صدیقی، سال اقبال اور ادبی مسائل، افکار کراچی خاص نمبر رومی ایڈیشن اپریل ۱۹۷۸ء ص ۱۳۶ تا ۱۳۹

۲۹۔ احمد رئیس، افکار کراچی، اگست ۱۹۷۲ء ص ۷۳

۳۰۔ الطاف احمد، افکار کراچی، اگست ۱۹۸۲ء ص ۷۵ بحوالہ روزنامہ امن کراچی

۳۱۔ سلیم اختر، ڈاکٹر، افکار کراچی، ستمبر ۱۹۸۲ء ص ۸۰ (جوش ملیح آبادی کی نظم سورۃ الرحمٰن کا ترجمہ افکار فروری ۱۹۸۱ء کے شمارہ میں ص ۳۹ پر شائع ہوئی)

۳۲۔ فیضان عارف، افکار کراچی، جنوری ۱۹۸۶ء ص ۸۱

۳۳۔ ظہور احمد اعوان، پروفیسر، افکار کراچی، جنوری ۱۹۸۶ء ص ۸۱

۳۴۔ سہ ماہی فنون لاہور، اختر حسین جعفری نمبر مئی اگست ۱۹۹۲ء

۳۵۔ روزنامہ جنگ کراچی، ۲۳ مئی ۱۹۸۶ء

۳۶۔ روزنامہ جنگ کراچی، ۳۰ مئی ۱۹۸۶ء

۳۷۔ اے حمید، اردو نثر کی داستانیں، ص ۲۴، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، س ن

۳۸۔ ضیاء علیگ، پروفیسر، افکار کراچی، اکتوبر ۱۹۸۹ء ص ۸۰ یاران محفل

۳۹۔ محمد خالد اختر، افکار کراچی، نومبر ۱۹۸۹ء ص ۷۹

۴۰۔ منیر الدین، ڈاکٹر، افکار کراچی، اکتوبر ۱۹۸۹ء ص ۷۹

۴۱۔ حنیف رامے، پاکستان میں مصوری، جنگ کراچی سنڈے میگزین ۱۸۔اپریل ۲۰۰۴ء ص ۱۴

۴۲۔ محمد علی جعفری، اشاریہ۔علی سردار جعفری۔دار و رسن سے کوچہ دلدار تک، افکار کراچی علی سردار جعفری نمبر ص ۱۰